

## سوال

کیا ثابت اور تغیرات میں دین کی تقسیم ممکن ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام اور جو انہیں سے دوستی کرے اس پر درود و سلام کے بعد ----

اس آخری دور میں ہم یہ سننا شروع ہوئے ہیں کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دین ثابت اور تغیر میں تقسیم ہے -

جتنا ہمیں علم ہے اس کے مطابق تو اس عبارت کا اہل علم کی کلام میں وجود ہی نہیں پایا جاتا کیونکہ دین سارے کا سارا ثابت اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے توبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہی دین کے کامل کرنے اور احکام میں استقرار پیدا کرنے کے بعد کیا تو اب قیامت تک تغیر و تبدل نہیں اور نہ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے کو یہ صلاحیت حاصل ہے کہ وہ اس میں تغیر و تبدل کر سکے -

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا  
- المائدة / (3)

تو دین اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اپنی رخصتوں اور عظیمتوں کے ساتھ مستقر اور ثابت ہو چکا ہے تو اس میں نہ تو کسی چیز کا اضافہ ممکن ہے اور نہ ہی تغیر اور نہ ہی کمی و نقص ہو سکتا ہے -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہ سکتا نہ اس کے آگے اور نہ اس کے پیچھے سے یہ خوبیوں والے اور حکمتوں والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے فصلا / (42)

اور یہ کلمہ: ثابت اور متغیر، جو بعض طالب علموں کی زبان زد عام ہے اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ جو کہ خواہشات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ اسے فرصت جانیں اور یہ کوشش کریں کہ وہ احکام جو کہ ان کی رغبتوں اور خواہشات کے موافق نہیں اور اسے غنیمت جانیں ۔

اس کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور اگر حق ہی ان کی خواہشوں کا پیرو ہو جائے تو زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز درہم برہم ہو جائے المومنون -(71)

اور یہ کلمہ جو کہ بعض طلبہ کہتے ہیں اگرچہ اسکا ایک پہلو صحیح بھی ہے اس سے ان کی مراد علماء کے اجتہادات ہیں جن میں کوئی نص وارد نہیں کیونکہ مجتہد کا اجتہاد بعض اوقات دلائل کے اعتبار سے بدل بھی سکتا ہے جیسے جیسے اس کے پاس دلائل کا اظہار ہوگا تو وہ اجتہاد میں اوقات اور مسائل کے لحاظ سے اس میں بھی تبدیلی واقع ہوگی ۔

جب میراث میں معاملہ میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد مختلف ہو تو وہ فرمانے لگے :

( یہ وہ تھا جو ہم فیصلہ کیا تھا اور یہ وہ ہے جو اب ہم فیصلہ کر رہے ہیں )۔

مجتہد کا اجتہاد تو صرف ایک رائے ہوتی ہے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مخالف ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر ایک کی بات مانی اور رد بھی کی جاسکتی ہے ۔

اور پھر مجتہدین کا اجتہاد ثابت اور متغیر میں تقسیم نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ سب کا سب قابل تغیر ہے یہ کہ جب بھی یہ ثابت ہو جائے کہ یہ دلیل شرعی کے مخالف ہے تو اس میں تبدیل ہوسکتی ہے ۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اسکا دین قابل تغیر اور تبدیل نہیں تو طلباء پر واجب یہ ہے کہ وہ اپنی کلام کی حفاظت کریں اور سوچ سمجھ کر بولیں اور اہل اہواء اور خواہشات کے پیروکاروں اور باطل نظریات کے حامل لوگوں کے لئے کوئی رخ نہ نہ چھوڑیں تاکہ وہ اسے استعمال کریں کیونکہ طلباء علماء کی زبان بولتے ہیں اور دینی معاملات میں ان کی بات بطور حجت مانی جاتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ پر رحمتوں کا نزول فرمائے آمین ۔